67897 ـ عورت کا گھر سے باہر نکلتے وقت سرمہ لگانا

سوال

جب میں گھر سے باہر نکلنے لگوں تو آنکھوں میں سرمہ کیوں نہیں لگا سکتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر مومن عورت پر واجب ہے کہ وہ غیر محرم مردوں سے اپنی زینت اور بناؤ سنگھار چھپا کر رکھے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

زینت میں سرمہ، زیور، اور میك اپ اور بناؤ سنگھار وغیرہ سب شامل ہیں، اور آیت میں بعل سے مراد خاوند ہے.

اور آیت کی ابتدا میں جو فرمان باری تعالی ہے کہ:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے النور (31).

تو یہاں ظاہر سے مراد کپڑے، اور اوڑھنی و برقع اور دوپٹہ، ہے، یا پھر وہ جو اس کے بغیر قصد و ارادہ کے ظاہر ہو جائے، مثلا ہوا چلنے کی وجہ سے کپڑا اترنا وغیرہ.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی عورتیں کسی بھی اجنبی اور غیر محرم مرد کے سامنے اپنی زینت میں سے کچھ بھی ظاہر نہ کریں، صرف وہ جس کا چھپانا ممکن نہیں.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: مثلا چادر اور کپڑے.

یعنی عرب کی عورتوں کی جو عادت تھی کہ وہ سر پڑ اوڑھنی اور کپڑا اوڑھتی تھیں، اور جو کپڑوں کے نیچے سے ظاہر ہوتا اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اس کا چھپانا ممکن نہیں، اور اس کی مثال عورتوں کے لباس میں اس کی نیچے والی چادر کا کچھ حصہ ظاہر ہونا اور وہ جس کا چھپانا ممکن نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 274).

اور بعض اہل علم نے ظاہری زینت کی تفسیر چہرہ اور ہاتھ کی ہے، لیکن یہ قول مرجوع ہے، عورت کے چہرہ کو ڈھانپنے کے وجوب بہت سارے دلائل ملتے ہیں، جو آپ کو سوال نمبر (11774) کے جواب میں ملےگی آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میرے نزدیك دونوں مذکور اقوال میں سے زیادہ ظاہر ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قول ہے کہ: ظاہری زینت وہ ہے جس کی جانب نظر مستلزم نہ ہو کہ اجنبی عورت کے بدن سے کچھ نظر نہ آئے ہم یہ اس قول کو اظہر اس لیے کہا ہے کہ: کیونکہ سب اقوال میں محتاط قول یہی ہے، اور پھر فتنہ و خرابی کے اسباب سے بھی بہت دور ہے، یہ مردوں اور عورتوں کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے.

یہ مخفی نہیں کہ عورت کا چہرہ ساری خوبصورتی و جمال کی اصل اور جڑ ہے، اور چہرہ دیکھنا سب سے زیادہ پرفتن ہے؛ جیسا کہ شریعت اسلامیہ کے قواعد اصول پر جاری اور معلوم ہے، یہ مکمل حفاظت اور کسی غلط کام میں پڑنے سے مکمل دوری ہے " انتہی.

دیکھیں: اضواء البیان (6 / 200).

اصل یہی ہے کہ عورت اپنا سارا اور مکمل چہرہ چھپائے اور ڈھانپے، لیکن اس کے لیے آنکھیں ننگی رکھنا مباح کیا گیا ہے، تا کہ وہ ان آنکھوں سے دیکھ سکے، لیکن شرط یہ ہے کہ سرمہ لگا ہونے کی بنا پر آنکھیں ننگی کرنے میں فتنہ و خرابی پیدا نہ ہوتی ہو، یا پھر نقاب کا سوراخ بہت زیادہ کھلا نہ کیا گیا ہو.

نقاب پہننے اور آنکھیں ننگی رکھنے کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل روایت ہے.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" احرام کی حالت میں عورت نقاب مت پہنے، اور نہ ہی دستانے پہنے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1838).

تو یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام والی عورت کے علاوہ عورت کے لیے نقاب پہننا جائز ہے.

ابو عبید رحمہ اللہ عرب کے ہاں نقاب کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وہ کپڑا جس سے آنکھ ظاہر ہوتی ہو، اور عرب کے ہاں یہ الوصوصۃ اور البرقع کے نام سے معروف ہے "

دیکھیں: فتاوی اللنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 171).

اس زینت کو ظاہر نہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ: یہ عورت کی حفاظت اور اس کی عفت و عصمت محفوظ کرنے کے لیے ہے، اور اس سے فتنہ میں پڑنے کا سد ذریعہ ہے، اور اسےغلط طریقہ پر لگانے کا طمع ختم کرنا ہے، کیونکہ بیمار دل کے مریض افراد زینت ظاہر کرنے والی عورت میں طمع کرتے ہیں،اور پردہ کرنے والی شرم و حیاء اور عفت و عصمت کی مالك عورت سے دور بھاگتے ہیں.

شریعت اسلامیہ نے مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں سے فتنہ میں پڑنے کے تمام ذرائع بند کیے ہیں، اسی لیے نظریں نیچی رکھنے، اور بے پردگی، اور مرد و عورت کا اختلاط حرام کیا ہے، اور عورت کو خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا، اور بغیر محرم کے سفر سے بھی منع کیا ہے، جو کہ شریعت کے کمال اور اتمام میں شامل ہے.

اس لیے کہ مرد فطرتی طور پر عورت سے تعلق رکھنے اور اس سے متاثر ہوتا ہے، اور اگر یہ سب دروازے بند نہ کیے جائیں تو فتنہ و خرابی پیدا ہو گی، اور فساد عام ہو جائیگا، جیسا کہ شریعت سے عاری معاشروں کی حالت کا مشاہدہ کیا گیا ہے.

مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

سوال:

مصر میں بہت ساری عورتیں اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہیں، اور جب میں انہیں کہتی ہوں کہ جب زینت اور

خوبصورتی کے لیے لگایا جائے تو یہ حرام ہے، تو وہ مجھے جواب دیتی ہیں، یہ سنت ہے، آیا یہ بات صحیح ہے ؟

جواب:

سرمہ لگانا مشروع ہے، لیکن عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی زینت اور بناؤ سنگھار میں سے کچھ بھی اپنے خاوند اور محرم مرد کے علاوہ کسی اور کے سامنے ظاہر کرے، چاہے وہ سرمہ ہو یا کچھ اور کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31). انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (17 / 128).

حاصل بحث یہ ہوا کہ:

عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا سرمہ اجنبی مردوں کےسامنے ظاہر کرے، کیونکہ یہ اس زینت میں شامل ہوتا ہے جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، اور اگر عورت کا ایك گھر سے نکل کر دوسرے گھر جانا اس طرح ہو کہ راستے میں اسے کوئی اجنبی مرد نہ دیکھے تو پھر اس وقت آنکھوں میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .